Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

تشہیر نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۳۱/۶۶	۷ رجب ۱۳۹۷ھ ۔ ۲۵ احسان ۱۳۵۶ ہش ۔ ۲۵ جون ۱۹۷۷ء	نمبر ۱۴۱

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایک ذراسی بات سے ستّر برس کے عمل ضائع ہو جاتے ہیں

انسان کو چاہیئے کہ صبر کرے اگر صبر نہ کرے تو پھر کافر ہو کر تو روٹی کھانی حرام ہے

"تکبّر اور شرارت بُری بات ہے ایک ذراسی بات سے ستّر برس کے عمل ضائع ہو جاتے ہیں۔ لکھا ہے کہ ایک شخص عابد تھا وہ پہاڑ پر رہا کرتا تھا اور مدّت سے وہاں بارش نہ ہوئی تھی۔ ایک روز بارش ہوئی تو پتھروں پر اور روڑیوں پر بھی ہوئی تو اس کے دل میں اعتراض پیدا ہوا کہ ضرورت تو بارش کی کھیتوں اور باغات کے واسطے ہے یہ کیا بات ہے کہ پتھروں پر ہوئی یہی بارش کھیتوں پر ہوتی تو کیا اچھا ہوتا۔ اس پر خدا تعالیٰ نے اس کا سارا ولی پنا چھین لیا۔ آخر وہ بہت سا غمگین ہوا اور کسی اور بزرگ سے استمداد کی تو آخر اسی کو پیغام آیا کہ تُو نے اعتراض کیوں کیا تھا تیری اس خطا پر عتاب ہوا ہے۔ اس نے کسی سے کہا کہ ایسا کر کہ میری ٹانگ میں رسّہ ڈال کر پتھروں پر گھسیٹتا پھر۔ اس نے کہا کہ ایسا کیوں کروں؟ اس عابد نے کہا کہ جس طرح مَیں کہتا ہوں اسی طرح کرو۔ آخر اس نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ اس کی دونوں ٹانگیں پتھروں پر گھسیٹنے سے چِھل گئیں تب خدا نے فرمایا کہ بس کر اب معاف کر دیا۔ اب دیکھو کہ لوگ کتنے اعتراض کرتے ہیں ذرا زیادہ بارش ہو جاوے تو کہتے ہیں کہ ہم کو ڈبونے لگ گیا ہے اور ذرا توقف بارش میں ہو تو کہتے ہیں کہ اب ہم کو مارنے لگا ہے۔ یہ اعتراض کیسے بُرے ہوتے ہیں۔ دیکھو تقویٰ کیسے گُم ہو گیا ہے اگر ایک دو آنے رستے میں مل جاویں تو جلدی سے اُٹھا لیتا ہے اور پھر اس کو کسی سے نہیں کہتا حالانکہ تقویٰ کا کام یہ تھا کہ اس کو سب کو سُناتا اور جس کے ہوتے اس کے حوالے کرتا۔ پھر کہتے ہیں کہ بارش نہیں ہوتی۔ بارش کیسے ہو؟ اللہ تعالیٰ بہت سے گناہ تو معاف ہی کر دیتا ہے۔ اگر زیادہ بارش ہو تو دُہائی دیتے ہیں، اگر دُھوپ زیادہ ہو تو بھی دہائی دیتے ہیں۔ اِن سب حالتوں میں انسان تقویٰ سے خالی ہوتا ہے۔ پس چاہیئے کہ صبر کرے اگر صبر نہ کرے تو پھر کافر ہو کر تو روٹی کھانی حرام ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ کبھی خدا تعالیٰ پر اعتراض نہ کرے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۵۷)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۵ احسان۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت تاحال پہلے جیسی ہی ہے

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین۔

ربوہ ۲۴ احسان (جون)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ناسازیٔ طبع کے باعث آج نماز جمعہ پڑھانے مسجد اقصیٰ میں تشریف نہ لا سکے۔ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں نمازِ جمعہ محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے پڑھائی۔ نماز سے قبل خطبہ دیتے ہوئے آپ نے بتایا کہ قرآن مجید کی آیت يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِىْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗۤ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ (السجدہ آیت ۶) میں عمرِ دُنیا کے اُس آخری ہزار سال کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جس میں مجدد الف آخر کی حیثیت سے مسیح موعود کا ظہور مقدر تھا اور بعثتِ مسیح موعود کے بعد تین سو سال کے اندر اندر اسلام نے پوری دُنیا میں عملاً غالب آنا اور پھر تا قیامت غالب رہنا ہے۔

یہ بتانے کے بعد کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس آخری زمانہ میں پورے ہزار سال (الف آخر) کے لئے مجدد بنا کر بھیجے گئے ہیں، محترم مولانا صاحب موصوف نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی قائم کردہ جماعت کے ذریعہ تین سو سال کے اندر اندر پورے کرۂ ارض پر اسلام کے عملاً غالب آنے کے آسمانی منصوبہ پر اختصار سے روشنی ڈالی اور اس ضمن میں حضور علیہ السلام کے وصال کے بعد خدائی وعدے کے بموجب خود خدا تعالیٰ کی طرف سے قدرتِ ثانیہ کے رنگ میں خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے دائمی قیام کا ذکر کیا اور بتایا کہ اسلام کا عملاً ساری دُنیا میں غالب آنا خلافت کے آسمانی نظام کے ساتھ دلی وابستگی اور خلیفۂ وقت کی کامل اطاعت کے ساتھ وابستہ ہے۔ ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم نہ دائیں دیکھیں اور نہ بائیں دیکھیں بلکہ خلیفۂ وقت خدا تعالیٰ کے منشاء اور اذن کے ماتحت جو راہِ عمل ہمارے لئے متعین کریں اُسی پر گامزن ہوتے ہوئے آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔

اِس ضمن میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات اور خلفاء سلسلۂ احمدیہ کے تعامل اور ہدایات کی روشنی میں اس امر پر تفصیل سے روشنی ڈالی کہ ہم قرآن کا علم حاصل کئے قرآن پر عمل کرنے اور

(باقی صفحہ ۶ پر)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۵ احسان ۱۳۵۶ ہش
۲۵ جون ۱۹۷۷ء

مامورین الٰہی کے ساتھ استہزاء اور اُس کا انجام

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس امر کا مختلف پیرایوں میں بار بار ذکر کیا ہے کہ اس نے جتنے بھی مامور دنیا میں بھیجے ان کے ساتھ ان لوگوں نے جن کی طرف وہ مبعوث کئے گئے تھے ہمیشہ ہی استہزاء کا سلوک کیا۔ انھیں حقیر جانا اور انہیں اور ان پر ایمان لانے والوں کو بُرے بُرے ناموں سے یاد کیا اور کوئی ایذا ایسی نہ تھی جو انھوں نے انھیں نہ پہنچائی ہو۔ پورے سلسلۂ انبیاء کی تاریخ پر جب ہم نظر ڈالتے ہیں تو ایک نبی بھی ایسا نظر نہیں آتا جس کی مخالفت نہ کی گئی ہو اور ان مخالفین نے خود اپنی بے اعتدالیوں، گمراہیوں اور بداعمالیوں کے باوجود اس نبی اور اس کے ماننے والوں کے ساتھ تمسخر و استہزاء اور تحقیر و تذلیل کا سلوک روا نہ رکھا ہو اور انھیں اپنے زعم باطل میں نعوذ باللہ شَرُّ الْبَرِيَّةِ نہ قرار دیا ہو۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے بڑے ہی افسوس کے رنگ میں فرمایا ہے:-

"يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَأْتِيهِمْ مِّنْ رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝"

(یٰسٓ: آیت ۳۱)

ترجمہ: ہائے افسوس (انکار کی طرف مائل) بندوں پر کہ جب کبھی بھی ان کے پاس کوئی رسول آتا ہے وہ اس کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنے لگ جاتے ہیں۔

پھر یہی نہیں کہ مخالفین انبیاء خود ان کی مخالفت میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے بلکہ وہ باہم مل کر ان لوگوں کو جو قبول حق کی طرف مائل ہوتے ہیں ورغلانے میں لگ جاتے ہیں اور انھیں گمراہی میں پختہ کرکے ہی چھوڑتے ہیں۔ وہ اشد مخالفین جن کی قسمت میں قبول حق کی سعادت نہیں ہوتی اور اسی طرح وہ لوگ جو ان کے ورغلانے میں آکر اپنے آپ کو قبول حق کی سعادت سے محروم کر لیتے ہیں اور پھر آخر دم تک محروم ہی رہتے ہیں قرآن مجید کی رو سے ان پر اپنا مجرم ہونا اُس وقت منکشف ہوگا جب وہ آخرت میں اپنے کئے کی سزا پائیں گے۔ اس وقت وہ جہاں آپس میں ایک دوسرے سے جھگڑیں گے کہ انھوں نے انھیں غلط راہ پر ڈال کر اس انجام تک پہنچایا وہاں وہ دونوں قسم کے مجرم یہ دیکھ کر حیران ہوں گے کہ انبیاء کرام اور ان پر ایمان لانے والے جنہیں ہم دنیا میں شَرُّ الْبَرِيَّةِ یعنی بدترین خلائق قرار دیا کرتے اور انھیں حقیر جانا کرتے تھے وہ ہمارے ساتھ دوزخ میں کیوں نہیں ہیں۔ اس وقت وہ حسرت سے کہیں گے کہ اے کاش ہم مامورین الٰہی کی مخالفت نہ کرتے اور انھیں حقیر نہ جانتے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان دونوں گروہوں کے انجام اور ان کے آپس میں ایک دوسرے سے جھگڑنے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

"وَآخَرُ مِنْ شَكْلِهِ أَزْوَاجٌ ۝ هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۖ لَا مَرْحَبًا بِهِمْ ۚ إِنَّهُمْ صَالُو النَّارِ ۝ قَالُوا بَلْ أَنْتُمْ لَا مَرْحَبًا بِكُمْ ۖ أَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوهُ لَنَا ۖ فَبِئْسَ الْقَرَارُ ۝ قَالُوا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ۝"

(صٓ - آیات ۵۹ تا ۶۲)

ترجمہ: اور اس (اولاً دوزخ میں داخل ہونے والے گروہ) کے مشابہ کچھ اور گروہ بھی ہوں گے (جن کے اعمال آپس میں ملتے جلتے ہوں گے۔ ان میں سے ایک جماعت ایک پہلی جماعت کی طرف اشارہ کرکے کہے گی) یہ بھی ایک گروہ ہے جو تمہارے ساتھ جہنم میں داخل ہوگا اور ان کو کوئی خوش آمدید کہنے والا نہ ہوگا۔ وہ ضرور جہنم میں داخل ہوں گے (اس پر) وہ گروہ (جس سے یہ بات کہی جائے گی) کہے گا ہمارا ذکر چھوڑو تم بھی ایسے لوگ ہو جن کو خوش آمدید کہنے والا کوئی نہیں۔ تم نے (ہم کو بہکا کر) اس دوزخ کو ہمارے لئے آگے بھیجا ہے اور وہ بہت بُرا ٹھکانہ ہے (اس پر) وہ گروہ (جس سے وہ یہ بات کہیں گے) کہے گا۔ اے ہمارے رب! جس کسی نے (بھی) دنیا میں ہمارے لئے اس دوزخ کو آگے بھیجا ہے (یعنی ہمیں گمراہ کرکے اس کا مستحق بنایا ہے) تو اس کو آگ میں زیادہ سے زیادہ عذاب دے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان سب گروہوں کی اس حیرت کا ذکر کیا ہے کہ وہ لوگ جنہیں ہم شَرُّ الْبَرِيَّةِ قرار دے کر انتہائی حقیر سمجھتے تھے یعنی مامورین الٰہی اور ان پر ایمان لانے والے وہ ہمیں دوزخ میں کیوں نظر نہیں آرہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:-

"وَقَالُوا مَا لَنَا لَا نَرَىٰ رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْأَشْرَارِ ۝ أَتَّخَذْنَاهُمْ سِخْرِيًّا أَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْأَبْصَارُ ۝ إِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ أَهْلِ النَّارِ ۝"

(صٓ - آیات ۶۳ تا ۶۵)

ترجمہ: اور اس وقت وہ سب (دوزخی) کہیں گے کہ ہمیں کیا ہوا کہ ہم آج ان لوگوں کو نہیں دیکھتے جنہیں ہم اشرار میں سے قرار دیا کرتے تھے۔ کیا ہم ان کو (یونہی اپنے زعم باطل کی وجہ سے) حقیر سمجھتے تھے یا ہماری آنکھیں کج ہو گئی ہیں (جو وہ ہمیں نظر نہیں آتے) دوزخیوں کا یہ جھگڑا ایک سچی بات ہے اور ایسا ہی ہو کر رہے گا۔

خدا تعالیٰ نے ان آیات میں بتایا ہے کہ مامورین الٰہی کے بعض مخالفین ایسے ہوتے ہیں کہ وہ نہ صرف یہ کہ مامورین الٰہی اور ان کے متبعین کی مخالفت سے باز نہیں آتے اور انھیں انتہائی حقیر اور ذلیل سمجھتے ہوئے ان کے ساتھ استہزاء کا سلوک روا رکھتے ہیں بلکہ وہ دوسروں کو بھی قبول حق سے محروم رکھنے کا موجب بنتے ہیں وہ خود تو ڈوبتے ہی ہیں دوسروں کو بھی لے ڈوبتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے عند اللہ دُہرے عذاب کے مستحق قرار پاتے ہیں۔

اس سے ظاہر ہے کہ مامورین الٰہی کی بعثت کے وقت ان لوگوں کے لئے جن پر اپنی نا سمجھی یا غلط فہمی یا ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے ان کی صداقت مشتبہ ہے سلامتی کی راہ یہی ہے کہ وہ اندھی مخالفت اور ظلم کی راہ اختیار کرنے کی بجائے ان کے معاملہ کو خدا پر چھوڑ دیں کیونکہ منجانب اللہ ہونے کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے کو اس کے مشن میں ناکام اور اسے اور اس کے کاروبار کو تباہ و برباد کرنے کا خود خدا تعالیٰ نے ذمہ اٹھایا ہوا ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بار بار اپنے مخالفین کو مخاطب کرکے یہی فرماتے تھے کہ تم اپنے دین پر قائم رہو اور مجھے اپنے مسلک پر قائم رہنے دو اور ظلم کی راہ اختیار کرنے کی بجائے اس معاملہ کو خدا پر چھوڑ دو وہ خود اپنی فعلی شہادت سے ظاہر کر دے گا کہ میں اس کی طرف سے ہوں یا نہیں۔ اگر میں نعوذ باللہ اس کی طرف سے نہیں ہوں تو وہ خود مجھے ہلاک کرکے چھوڑے گا اور (باقی صفحہ ۵ پر)

احباب جماعت کا شکریہ اور دعائے خاص کی التجا

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ)

حضرت پھوپھی جان نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (جو میری خوشدامن بھی تھیں) کی وفات پر احباب جماعت نے بے شمار تاریں، خطوط اور قراردادیں میرے نام اور میری اہلیہ آصفہ بیگم صاحبہ کے نام ارسال کرکے تعزیت اور ہمدردی و غمخواری کا اظہار فرمایا ہے۔ ان سب جماعتوں اور احباب کے جذبۂ اخلاص اور محبت و مودت کا ہم دونوں کے دلوں پر گہرا اثر ہے اور ہم ان سب احباب کے از حد ممنون ہیں۔

اگرچہ برادرم محترم نواب مسعود احمد خان صاحب نے میری طرف سے بھی اور میری اہلیہ صاحبہ کی طرف سے بھی تعزیت کرنے والے احباب اور جماعتوں کا شکریہ ادا کر دیا ہے تاہم میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ ذاتی طور پر بھی سب بھائیوں، بہنوں اور جماعتوں کا شکریہ ادا کروں کیونکہ سب نے ہی اس کثرت سے تاریں، خطوط اور قراردادیں ارسال کی ہیں کہ انفرادی طور پر سب کا باوجود خواہش کے جواب ارسال کرنا ممکن نہیں ہے۔ میں اپنی طرف سے اور اپنی اہلیہ صاحبہ کی طرف سے سب بھائیوں، بہنوں اور جملہ جماعتوں کا تہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو ہی اپنی جناب سے اجر بے حساب سے نوازے اور ہمیشہ ہی اپنے غیر معمولی فضلوں، رحمتوں اور برکتوں سے نوازتا رہے۔ آمین!

میں اور آصفہ بیگم دونوں جملہ احباب جماعت سے ملتجی ہیں کہ وہ آئندہ بھی ہمیں اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ اپنی حفظ و امان میں رکھے اور حضرت سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مقبول دعاؤں کا ہمیں وارث بنائے اور رضائے الٰہی کی راہوں پر گامزن ہونے کے سلسلہ میں آپ کی بیش قیمت نصائح اور توقعات پر پورا اترنے کی توفیق بخشے۔ آمین!

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو"

(مکرم نذیر احمد صاحب خادم، گوٹھ مولوی عبدالسلام عمرہ P.O کھاروڈ ضلع نواب شاہ)

انسان کا لفظ "اُنس" سے نکلا ہے جو تثنیہ ہے۔ "اُنسان" کے معنے ہیں دو اُنس یا دو محبتیں۔ پس انسان کا لفظ حقیقی طور پر اُس شخص پر بولا جا سکتا ہے جس کے دل میں دو اُنس اور دو محبتیں پائی جائیں ــــ ایک اپنے خالقِ حقیقی کے ساتھ اور دوسری بنی نوع انسان کے ساتھ۔

بندۂ مومن کے دل میں سب سے زیادہ محبت اللہ تعالیٰ کی ہوتی ہے چنانچہ یہی محبتِ الٰہی انسان کو احکامِ ربانی پر عمل کرنے کی طرف مائل کرتی اور دوسرے انسانوں، دوسری چیزوں اور تمام مخلوقات کے ساتھ انسان کے تعلقات کی حدود کو متعین کرتی ہے۔ پس غیر اللہ سے انسان اُسی حد تک اور انہیں اصول وضوابط کے ماتحت اپنے تعلقاتِ موانست ومحبت قائم کر سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے مقرر کئے ہیں۔ لیکن انسان کہلانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اُس کے دل میں خالق ومخلوق دونوں کی محبت پائی جائے اور وہ دونوں کے حقوق کو ادا کرنے والا ہو ــــ درحقیقت بندوں کے حقوق کی ادائیگی اُن سے ہمدردی ومحبت سے پیش آنا، اُنہیں فائدہ پہنچانا، عملی زندگی کی ضروریات میں اُن سے تعاون کرنا وغیرہ امور ہی وہ کسوٹی ہے جن سے انسان کے تعلق باللہ کی پرکھ ہو سکتی ہے۔ کیونکہ جو شخص خدا کے بندوں کی خدمت واعانت نہیں کرتا اور اُن کے دُکھ درد میں کام نہیں آتا اُس کے دل میں نہ اللہ تعالیٰ کی محبت ہے اور نہ ہی اُسے احکامِ الٰہی کا کچھ پاس ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ الخلق عیال اللّٰہ "مخلوق خدا کا کنبہ ہے"۔ لہٰذا جو شخص خدا کی مخلوق سے حسنِ سلوک نہیں کرتا وہ خالق کی رضا کو ہرگز حاصل نہیں کر سکتا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اِرْحَمُوْا مَنْ فِی الْاَرْضِ یَرْحَمْکُمْ مَنْ فِی السَّمَآءِ "تم اہلِ زمین کے ساتھ رحمدلی سے پیش آؤ آسمان پر خدا تعالیٰ تم سے رحم وکرم کا سلوک کریگا"۔

کرو مہربانی تم اہلِ زمیں پر
خدا مہرباں ہوگا عرشِ بریں پر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:۔

"میری دانست میں یہی پہلو حقوق العباد کا ہے جو حقوق اللہ کے پہلو کو تقویت دیتا ہے۔ جو شخص نوعِ انسان کے ساتھ اخلاق سے پیش آتا ہے خدا تعالیٰ اس کے ایمان کو ضائع نہیں کرتا۔ جب انسان خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ایک کام کرتا ہے اور اپنے ضعیف بھائی کی ہمدردی کرتا ہے تو اِس اخلاص سے اُس کا ایمان قوی ہو جاتا ہے۔

..... حدیث میں بھی ذکر آیا ہے کہ ایک صحابیؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ایامِ جاہلیت میں مَیں نے بہت خرچ کیا تھا کیا اس کا ثواب بھی مجھے ہوگا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جواب دیا کہ یہ اُسی صدقہ وخیرات کا ثمرہ تو ہے کہ تُو مسلمان ہو گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کسی کے ادنیٰ فعلِ اخلاص کو بھی ضائع نہیں کرتا اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مخلوق کی ہمدردی اور خبرگیری حقوق اللہ کی حفاظت کا باعث ہو جاتی ہے۔ پس مخلوق کی ہمدردی ایک ایسی شے ہے کہ اگر انسان اسے چھوڑ دے اور اس سے دُور ہوتا جاوے تو رفتہ رفتہ پھر وہ درندہ ہو جاتا ہے۔ انسان کی انسانیت کا یہی تقاضا ہے اور وہ اسی وقت تک انسان ہے جب تک اپنے دوسرے بھائی کے ساتھ مروّت، سلوک اور احسان سے کام لیتا ہے اور اس میں کسی قسم کی تفریق نہیں ہے جیسا کہ سعدیؒ نے کہا ہے ؎

بنی آدم اعضائے یکدیگر اند

یاد رکھو ہمدردی کا دائرہ میرے نزدیک بہت وسیع ہے۔ کسی قوم اور فرد کو الگ نہ کرے۔ مَیں آجکل کے جاہلوں کی طرح یہ نہیں کہنا چاہتا کہ تم اپنی ہمدردی کو صرف مسلمانوں سے ہی مخصوص کرو۔ نہیں، مَیں کہتا ہوں کہ تم خدا تعالیٰ کی ساری مخلوق سے ہمدردی کرو خواہ وہ کوئی ہو۔ ہندو ہو، مسلمان یا کوئی اور۔ مَیں کبھی ایسے لوگوں کی باتیں پسند نہیں کرتا جو ہمدردی کو صرف اپنی قوم سے مخصوص کرنا چاہتے ہیں"۔

(الحکم جلد ۹ نمبر ۳ صفحہ ۲ تا ۴ مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۰۵ء)

ایک دوسرے موقع پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نوعِ انسان سے ہمدردی اور شفقت کو بہت بڑی عبادت قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:۔

"ایک حدیث میں آیا ہے کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ بعض بندوں سے فرمائے گا کہ تم بڑے برگزیدہ ہو اور مَیں تم سے بہت خوش ہوں کیونکہ مَیں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا کھلایا۔ مَیں ننگا تھا تم نے کپڑا دیا۔ مَیں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی پلایا۔ مَیں بیمار تھا تم نے میری عیادت کی۔ وہ کہیں گے یا اللہ تُو تو اِن باتوں سے پاک ہے۔ تُو کب ایسا تھا جو ہم نے تیرے ساتھ ایسا کیا؟ تب وہ فرمائے گا کہ میرے فلاں بندے ایسے تھے تم نے اُن کی خبرگیری کی وہ ایسا معاملہ تھا کہ گویا تم نے میرے ساتھ ہی کیا۔ پھر ایک اَور گروہ پیش ہوگا اُن سے کہے گا کہ تم نے میرے ساتھ بُرا معاملہ کیا۔ مَیں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا نہ دیا۔ پیاسا تھا پانی نہ دیا۔ ننگا تھا مجھے کپڑا نہ دیا۔ مَیں بیمار تھا میری عیادت نہ کی۔ تب وہ کہیں گے یا اللہ تعالیٰ تُو تو ایسی باتوں سے پاک ہے تُو کب ایسا تھا جو ہم نے تیرے ساتھ ایسا کیا۔ اِس پر فرمائے گا کہ میرا فلاں فلاں بندہ اِس حالت میں تھا اور تم نے اُن کے ساتھ کوئی ہمدردی اور سلوک نہ کیا وہ گویا میرے ہی ساتھ کرنا تھا۔ غرض نوعِ انسان پر شفقت اور اس سے ہمدردی کرنا بہت بڑی عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہ ایک زبردست ذریعہ ہے"۔

(ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۱۰۲)

اِن ارشادات سے یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح آشکارا ہو جاتی ہے کہ بنی نوعِ انسان سے محبت ومروّت سے پیش آنا، ہمدردی وغمگساری کا سلوک کرنا اور اُن کی خدمت وخبرگیری کرنا انسان کے ایمان کی تقویت کا موجب، رضائے الٰہی کے حصول کا ذریعہ، اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کا وسیلہ، انسانیت کے حُسن کو نکھارنے کا باعث اور عبادتِ خداوندی کا ایک بڑا حصہ ہے۔ اور اہلِ ایمان صرف نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ وغیرہ کی ادائیگی کر کے کامل عبودیت اور اطاعتِ خداوندی نہیں بجا لا سکتے جب تک کہ وہ خدا کے بندوں کے حقوق بھی ادا نہ کریں۔ کامل مومن وہی ہے جو حقوق اللہ اور حقوق العباد کو لازم وملزوم یقین کر کے پورے اعتدال اور توازن کے ساتھ موقع ومحل کی مناسبت سے ان دونوں کو ادا کرے ــــ اگر انسان نماز روزہ وغیرہ کی پابندی تو کرے لیکن عام بنی نوعِ انسان کو بھلائی سے محروم رکھے یا اُن کو ایذا دے، اُن کے حقوق پامال کرے، کسی کی چغلی اور غیبت کرے، کسی پر بہتان باندھے، کوئی ایسی بات کرے جس سے دوسروں کی دلآزاری ہو تو ایسے شخص نے نماز روزہ سے خدا کو خوش نہیں کیا بلکہ اَور بھی غضبِ الٰہی کو بھڑکایا۔ حضور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔
اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ النَّاسُ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ۔
"مسلمان تو وہ ہے جس کی زبان اور جس کے ہاتھ سے دوسرے انسان محفوظ ہیں"۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ :۔
"اپنے رشتہ داروں سے نیک سلوک کرو۔ ہمسایوں سے مہربانی سے پیش آؤ بلکہ حیوانوں پر بھی رحم کرو اُن پر بھی ظلم نہ چاہیئے ...... اصل میں نیک انسان تو اپنا پاؤں بھی زمین پر پھونک پھونک کر احتیاط سے رکھتا ہے تا کسی کیڑے کو بھی اس سے تکلیف نہ ہو۔ غرض اپنے ہاتھ سے، پاؤں سے، آنکھ وغیرہ اعضاء سے کسی کو کسی نوع کی تکلیف نہ پہنچاؤ اور دعائیں مانگتے رہو"
(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۱۳)

انسان کو اپنی خداداد صلاحیتوں، طاقتوں اور قوتوں سے بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچانا چاہیئے اور اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کو نسلِ انسانی کی بھلائی کے لئے خرچ کر کے اپنے وجود کو نافع الناس بنانا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔
وَاَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ۔
"جو چیز یا شخص انسانوں کو نفع پہنچاتا ہے اُسے زمین قائم رکھا جاتا ہے"

پس اپنے آدمزاد بھائیوں کے لئے نفع رساں وجود بنا انسان کو بقائے دوام اور حیاتِ جاودانی کا وارث بنا دیتا ہے۔ ابتداء آفرینش سے لیکر اب تک جن لوگوں نے بنی آدم کی حقیقی خدمت و خبر گیری اور خیر خواہی و غمگساری میں اپنی زندگیاں خرچ کیں اُن کے نام آج بھی شہرتِ عام رکھتے ہیں اور قیامت تک اُن کا ذکرِ خیر جاری رہے گا اور بعد میں آنیوالی نسلیں اُن کے لئے برابر دعائیں کرتی رہیں گی لیکن اس کے برعکس جن لوگوں نے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں کی صحیح قدر نہ کی اور خدا تعالیٰ کے ان احسانوں کی ناشکری کرتے ہوئے مردم آزاری کو اپنا شیوہ بنایا اور طرح طرح سے بندگانِ خدا کو اذیتیں پہنچائیں، لوگوں کے حقوق غصب کئے اور انہیں دردناک مظالم کا تختۂ مشق بنایا اللہ تعالیٰ نے اُن کے نام اور ذکر کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا اور ایسے ظالموں میں سے چند کے نام تاریخ اور مذہبی صحیفوں میں ملتے ہیں وہ آنے والی نسلوں کے لئے عبرت کا نشان بنا دیئے گئے ہیں اور لوگ انہیں نفرت و حقارت سے یاد کرتے اور ان پر لعنتیں بھیجتے ہیں وہ نیک نام نہیں بدنام ہیں، عزتوں کے وارث نہیں بنے بلکہ ذلت کا نمونہ ٹھہرے ہیں۔ پس آیئے ہم جو رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں اس بات کا عہد کریں کہ ہم اپنے نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ رحمت کے جلوے دنیا کو دکھائیں۔ اپنے ہوں یا بیگانے، رشتہ دار ہوں یا غیر، احمدی ہوں یا غیر احمدی، مسلمان ہوں کہ ہندو، سکھ یا عیسائی ہم دنیا کے ہر انسان کو اسلام اور بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمتِ عام میں شریک کریں اور اپنی ہمدردی و غمگساری سے ان سب کے دل جیت کر انہیں رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں داخل کر دیں تاکہ وہ رحمتِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے سایۂ رحمت تلے نہایت راحت و آرام اور عزت و شرف کی زندگی گزارنے لگیں۔ خدا کرے کہ ہم میں سے ہر ایک کا نمونہ غیروں کے دلوں کو محبت جیتنے والا اور انہیں اسلام سے قریب کرنے والا ہو دور لے جانے والا نہ ہو۔ آمین

درس القرآن سے متعلق ضروری ہدایت

امراء کرام اور صدر صاحبان کی خدمت میں گزارش ہے کہ قرآن کریم کا وہ درس جو ترجمہ سکھانے کی غرض سے مقامی جماعتوں میں دیا جاتا ہے اسکے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی مندرجہ ذیل ہدایت کو مدنظر رکھنا ضروری ہے :۔

"روزانہ ایک دو آیتوں کا ترجمہ بطور درس مساجد میں سنایا جایا کرے"۔

بعض دوست فری سٹائل ترجمہ کر دیتے ہیں جس سے اصل مقصد پورا نہیں ہوتا۔ ہر لفظ کا الگ الگ ترجمہ بتایا جائے اور اسکو ذہن نشین کرانے کیلئے وضاحت کی جائے۔ غیر ضروری باتوں سے نہ درس کو طول دیا جائے اور نہ آزادانہ خود ساختہ تفسیر سے اصل مقصد کو نظر انداز کیا جائے۔

جملہ مبلغین و مربیان حضرات سے بھی درخواست ہے کہ وہ خصوصی نگرانی فرمائیں کہ ترجمہ سکیم کی غرض سے جو درس دیا جا رہا ہے وہ حضور ایدہ اللہ کی ہدایت کے مطابق ہے؟ (ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل جالندھری کا ذکرِ خیر

(از مکرم مولوی عبدالمنان صاحب شاہد مربی سلسلہ مقیم ساہیوال)

استاذی المکرم حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب ہمارے نہایت ہی پیارے، مشفق، مہربان اور ہمدرد استاد تھے۔ ان کو نہ صرف یہ کہ ہمارے ظاہری و باطنی علم کے بڑھانے کا خیال رہتا تھا بلکہ وہ ہماری روحانی لحاظ سے کامل اصلاح اور کامل ترقی کی طرف خاص توجہ دیتے تھے۔ آپ کے چہرہ پر ہمیشہ بشاشت اور مسکراہٹ کھیلتی رہتی تھی۔ آپ فرمایا کرتے کہ جو طالب علم بشاشت کے ساتھ استاد کی طرف پورا دھیان نہیں دیتا وہ پورے طور پر استاد کا فیضان حاصل نہیں کر سکتا اور نہ ہی اس کا ذہن سبق کو قبول اور اخذ کر سکتا ہے اس لئے دلجمعی اور توجہ اور بشاشتِ قلبی سے پڑھنا چاہیئے۔ ہم اپنے استاد حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہمیشہ بے تکلف اور خوش و خرم رہا کرتے تھے اور پوری بشاشت کے ساتھ پڑھائی کیا کرتے تھے۔

حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب کلاس میں ہمیں نصیحت فرماتے کہ جب کوئی بات یا کوئی مسئلہ سمجھ میں نہ آئے تو بغیر جھجک کے دریافت کر لینا چاہیئے کیونکہ استاد کی مثال اُس بیری کی طرح ہوتی ہے کہ جس پر سے بعض بیر تو پک کر خود بخود گر پڑتے ہیں اور بعض جھاڑنے پڑتے ہیں۔ پس بعض مسائل کے عقدے سوال کرنے پر ہی کھلتے ہیں۔

فرائض و ڈیوٹی کی ادائیگی کے متعلق فرماتے کہ ہر احمدی یہ سمجھے کہ سارا بوجھ اور ساری ذمہ داری مجھ پر ہی ہے اور ہر شخص اپنی اپنی ڈیوٹی اور ذمہ داری پوری محنت اور کوشش اور انہماک اور توجہ کے ساتھ بر وقت ادا کرے اور یہی نصیحت ہمیں ہمارے استاد حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ پس اگر ہر شخص اپنی ڈیوٹی کماحقہٗ ادا کرے اور دعا کرتا رہے تو کبھی کمی اور خلا پیدا نہیں ہو سکتا۔

یوں تو حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل مرحوم کا ہر ایک شاگرد یہی سمجھتا ہے کہ حضرت مولانا کو مجھ سے ہی سب سے زیادہ محبت اور ہمدردی تھی مگر بغیر کسی فخر کے میں عرض کرتا ہوں کہ آپ کے ساتھ خاکسار کا تعارف اور محبت اُس وقت زیادہ ہوئی جب میں مدرسہ احمدیہ پاس کر کے جامعہ احمدیہ قادیان میں داخل ہوا۔ آپ اُس وقت جامعہ احمدیہ کے پرنسپل تھے۔ میں اکثر بزرگانِ سلسلہ کو دعا کے لئے لکھا کرتا تھا کہ اللہ تعالیٰ مجھے دین کا خادم بنا دے۔ ایک دن کلام کے استاد صاحب چھٹی پر تھے تو آپ خود ہماری کلاس میں تشریف لائے اور آپ نے طالب علموں سے کتاب پڑھا کر سنی اور مجھ سے بھی سنی۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ آج میں نے عبدالمنان کو خواب میں دیکھا ہے یہ بہت اچھا کام کر رہا ہے۔ میں نے سمجھا کہ ہمارے استاد میاں عبدالمنان صاحب عمر کو آپ نے خواب میں دیکھا ہوگا مگر آپ نے میری طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ میں نے اس عبدالمنان کو خواب میں دیکھا ہے یہ بہت اچھا کام کر رہا ہے۔ اس کے بعد باہمی محبت بڑھتی گئی اور میں دعا کے لئے آپ کو بھی لکھتا رہا۔ قیامِ پاکستان کے بعد ہم احمد نگر آباد ہوئے تو جامعہ احمدیہ بھی احمد نگر میں جاری کیا گیا۔ حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب نے بھی ایک مکان الاٹ کروا کر احمد نگر رہائش اختیار کر لی اور آپ وہاں کے صدر جماعت منتخب ہوئے۔ خاکسار احمد نگر میں تین مجالس خدام الاحمدیہ کا قائد تھا اور احمد نگر کی جماعت مثالی خدمات بجالاتی رہی۔ بعض دفعہ آپ مجھے نماز پڑھانے کے لئے ارشاد فرماتے۔ میں شاگرد ہونے کے لحاظ سے پس و پیش کرتا تو آپ نماز پڑھانے کی تاکید فرماتے۔ جب میں نے مولوی فاضل کا امتحان اچھے نمبروں پر پاس کیا تو آپ بہت خوش ہوئے اور مجھے دو دفعہ محبت سے فرمایا کہ آپ جامعۃ المبشرین میں داخل ہو جائیں۔ چنانچہ میں نے جامعۃ المبشرین میں داخلہ لے لیا اس طرح آپ کی دعاؤں سے میں خدمتِ دین کے لئے میدان میں آگیا۔

حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب باقاعدگی سے نمازِ تہجد ادا فرماتے تھے جو ہم نوجوانوں کے لئے اس سلسلہ میں بہترین نمونہ تھے۔ جب میں لائل پور میں مربی سلسلہ تھا تو آپ میرے پاس بھی تشریف لایا کرتے تھے ایک رات ہم آدھی رات سے بھی زائد عرصہ تک باتیں کرتے رہے پھر ہم سو گئے۔ میں نے دل میں گمان کیا کہ آج مولانا صاحب نمازِ تہجد کے لئے نہیں اٹھ سکیں گے ——— مگر جب تہجد کے وقت میری آنکھ کھلی تو میں نے دیکھا کہ آپ بڑی رقت سے نمازِ تہجد ادا کر رہے ہیں۔ ایک دفعہ آپ لائلپور تشریف لائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہانہ رپورٹ کارگذاری انصاراللہ

تمام مجالس ہائے انصاراللہ کی خدمت میں تحریر ہے کہ اکثر مجالس ماہانہ رپورٹ کارگذاری بروقت نہیں بھجواتی ہیں۔ چنانچہ بیشتر مجالس نے ابھی تک مئی / ہجرت کی رپورٹ نہیں بھجوائی ہے۔ براہ کرم مجالس انصاراللہ جنہوں نے ابھی تک رپورٹ نہیں بھجوائی جلد از جلد بھجوا دیں تاکہ مرکز کو مجالس کی کارکردگی کا علم ہوتا رہے۔ آئندہ ہر ماہ کی دس تاریخ تک رپورٹ کارکردگی پہنچ جانی چاہیئے۔

(قائد عمومی)

مطالباتِ تحریک جدید کا خلاصہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"ان مطالبات (مطالبات تحریک جدید۔ ناقل) کا خلاصہ چار باتیں ہیں:-
اوّل جماعت کے افراد میں عملی زندگی پیدا کرنا خصوصاً نوجوانوں کے اندر بیداری کا اور عملی جوش پیدا کرنا۔ دوسرے جماعتی کاموں کی بنیاد بجائے مالی بوجھ کے ذاتی قربانیوں پر زیادہ رکھنا۔ تیسرے جماعت میں ایک ایسا فنڈ تحریک جدید کا قائم کر دینا جس کے نتیجہ میں تبلیغ کے کام میں مالی پریشانیاں روک پیدا نہ کریں۔ چوتھے جماعت کو تبلیغی کاموں کی طرف پہلے سے زیادہ توجہ دلا دینا۔" (کتاب مطالبات تحریک جدید۔ صلا)

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

مطالعہ کتب

ماہ احسان (جون) میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "الوصیۃ" مقرر ہے۔ خدام اس کا مطالعہ کریں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

تلاش گمشدہ چھتری

مورخہ ۱۷ جون کو گول بازار سے گھر آتے وقت میری چھتری صدر انجمن کے دفاتر کے قریب کہیں گر گئی ہے جس صاحب کو ملی ہو وہ مجھے پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں۔

(ڈاکٹر غلام مصطفےٰ۔ دارالصدر۔ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) محترم وکیل المال صاحب تحریک جدید لکھتے ہیں کہ ایک حادثہ میں سردار غلام احمد مصطفےٰ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لکھا مس ضلع لاہور کی دونوں ٹانگوں پر شدید چوٹیں آئی ہیں جن کی وجہ سے وہ چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔

(۲) نصیر احمد صاحب سیال دارالرحمت غربی ربوہ لکھتے ہیں کہ ان کی خالہ محترمہ (اہلیہ مکرم شمس الدین صاحب سیال بوریوالا) کو گر جانے کی وجہ سے ریڑھ کی ہڈی میں چوٹ آگئی ہے۔ اس وقت چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔

(۳) مکرم چوہدری ارشاد احمد صاحب ورک ایڈووکیٹ ہائی کورٹ و سپریم کورٹ لاہور کے دو صاحبزادے جو توام پیدا ہوئے ہیں بیمار اور کمزور ہیں۔

(۴) محمود احمد صاحب سیکرٹری مال شہداد محمد خان کے بچے عزیز مسرور محمود احمد کے دائیں ہاتھ کی ہڈی گر جانے سے ٹوٹ گئی ہے۔

(۵) مولوی محمد نواز خان صاحب لکھی کراچی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ ان دنوں بیماری شدت اختیار کر گئی ہے۔ کمزوری بہت ہے اور چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔

احباب کرام سب مریضوں کی کامل و عاجل شفا کے لئے دعا فرمائیں۔

اداریہ - صفحہ ۲ سے آگے

اداریہ - صفحہ ۲ سے آگے

اگر میں اس کی طرف سے ہوں اور یقیناً اس کی طرف سے ہوں تو پھر تم میرا بال بھی بیکا نہیں کر سکو گے بلکہ اپنی ظالمانہ روش کی وجہ سے اپنے آپ کو اس کے غضب کا مورد بنا ؤ گے۔ یہی وجہ ہے کہ کبھی آپ خدائی حکم کے ماتحت ان سے کہتے تھے کہ لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ اور کبھی فرماتے فَتَرَبَّصُوْٓا اِنِّیْ مَعَکُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِیْنَ ۔ (الطور آیت ۳۲)

ذکر خیر - صفحہ ۴ سے آگے

ذکر خیر - صفحہ ۴ سے آگے

تو میں صفائی کر رہا تھا۔ ہاتھ منہ غبار آلود تھے۔ میں نے ہاتھ منہ دھو کر آپ سے مصافحہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس طرح نہیں کرنا چاہیئے جیسی بھی حالت ہو بغیر تکلف کے مصافحہ وغیرہ کر لینا چاہیئے۔ اس میں کیلا مترم کی کونسی بات تھی۔

ایک دفعہ آپ نے فرمایا کہ میں نے کشفی حالت میں دیکھا کہ دین اسلام کی خدمت کرنے والوں کے اعمال اور اسلامی خدمات خدا تعالیٰ کے سامنے پیش ہو رہے ہیں (تو آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا) میں نے دل میں خیال کیا کہ پتہ نہیں میرا بھی دین اسلام کی خدمت میں کوئی حصہ ہے یا کہ نہیں۔ چنانچہ میں نے دیکھا کہ میرا بھی حصہ ہے۔ الحمد للّٰہ علیٰ ذالک

ایک مومن کا طرۂ امتیاز اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان اور اس پر کامل توکل ہے۔ حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب کو اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان تھا۔ ہر وقت راضی بقضاء رہتے۔ اللہ تعالیٰ کو ہر دم حاضر و ناظر جانتے تھے۔ ایک دفعہ میں نے ان کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا آپ پوری توجہ اور انہماک اور نہایت رقت سے نماز پڑھ رہے تھے۔ قعدہ میں جب "یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ" پڑھا تو آپ کا بدن کانپ اٹھا۔ اور لرزتے ہوئے سلام پھیر دیا۔ یعنی قیامت کے دن حشر و نشر اور حساب و کتاب کا نقشہ جب آپ کے ذہن میں آگیا تو خدا تعالیٰ کے سامنے اپنے اعمال کا حساب دینے سے ڈر گئے اور جسم کانپنے لگا اور روح پر رقت طاری ہو گئی۔

ہمارا دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت مولانا صاحب کو جنت الفردوس میں بلند سے بلند مقام عطا فرمائے اور اپنی کامل رضا سے نوازے اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل کی طاقت اور توفیق عنایت کرے اور ہمیں آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے اور ایسی خدمات دینیہ جلیلہ بجا لانے کی توفیق بخشے جو اس کے حضور مقبول ہوں اور ہمیشہ اپنی کامل رضا کی راہوں پر چلائے اللّٰھم آمین!

○

الفضل خود بھی پڑھیئے اور غیر از جماعت دوستوں کو بھی پڑھائیے!

دعائے مغفرت

حضرت دیوان حافظ سید عبدالقادر شاہ صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ اوچ شریف ضلع بہاولپور بقضائے الٰہی بعمر ۹۰ سال وفات پا گئے ہیں۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون!

مرحوم و مغفور سادات بخاری کے اعلیٰ خاندان کے چشم و چراغ تھے اور عین جوانی کی عمر میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے دست مبارک پر بیعت کی تھی۔ اور تا دم مرگ باوجود بے شمار مشکلات اور مخالفتوں کے علی الاعلان احمدی رہے۔ افسوس کہ ان کی اولاد میں سے کوئی بھی احمدی نہیں ہے۔ ان کی وفات پر کسی نے جماعت کو اطلاع نہ دی جس کی وجہ سے جماعت احمدیہ اوچ شریف نے علم ہونے پر ان کی نماز جنازہ غائب پڑھی۔

حضرت دیوان حافظ سید عبدالقادر شاہ صاحب مرحوم کافی عرصہ جماعت احمدیہ اوچ شریف کے صدر رہے آپ نہایت مخلص، پارسا، نیک، حافظ قرآن اور پابند صوم و صلوٰۃ تھے۔ ایک عالم باعمل تھے۔ آپ کو حضرت مولانا غلام احمد صاحب اختر مرحوم آف اوچ شریف کی دامادی کا شرف حاصل تھا۔ جماعت احمدیہ اوچ شریف احباب جماعت سے درخواست کرتی ہے کہ اگر ممکن ہو تو مقامی طور پر جماعتیں ان کی نماز جنازہ غائب پڑھیں اور ان کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز ان کی اولاد کے لئے بھی دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں بھی مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین!

(حکیم محمد افضل فاروقی۔ صدر جماعت احمدیہ اوچ شریف ضلع بہاولپور)

قائدین کرام اپنی مجالس کے حل شدہ پرچے بہت جلد بھجوائیں! (مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کی رحلت پر تعزیتی قراردادیں

جماعت احمدیہ ایڈنبرا (سکاٹ لینڈ)

احباب جماعت احمدیہ ایڈنبرا (سکاٹ لینڈ) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبشر اولاد میں سے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کی وفات پر دلی غم والم کا اظہار کرتے ہیں۔ حضرت ممدوحہ کا وجود جماعت احمدیہ کے لئے خصوصاً اور دنیا بھر کے لئے عموماً بہت سی برکتوں کا موجب تھا۔ ہم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا نیز خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ دیگر افراد اور دنیا بھر کے احمدی مسلمانوں کے ساتھ اس غم میں برابر کے شریک۔ اللہ تعالیٰ حضرت ممدوحہ کو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قرب میں جگہ عطا کرے اور درجات بلند فرماتا چلا جائے۔

(افراد جماعت احمدیہ ایڈنبرا (سکاٹ لینڈ)

احمدیہ مسلم مشن و جماعت احمدیہ زمبیا

(انگریزی سے ترجمہ) "احمدیہ مسلم مشن زمبیا کے ممبران کا یہ غیر معمولی اجلاس جماعت احمدیہ کی مقدس و مطہر ہستی حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی وفات پر گہرے غم والم کا اظہار کرتا ہے۔ حضرت سیدہ مرحومہؓ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبشر اولاد میں سے تھیں۔ آپ کی ولادت خاص خدائی بشارت کے ماتحت ہوئی تھی۔ آپ سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہمشیرہ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پھوپھی اور خوش دامن تھیں۔

حضرت سیدہ مرحومہؓ جماعت احمدیہ میں بہت ارفع مقام کی حامل تھیں۔ دنیا بھر کے احمدی بالعموم اور احمدی خواتین بالخصوص حضرت سیدہ مرحومہؓ کی خدمت میں بکثرت خطوط لکھ کر آپ سے اپنے لئے دعا کی درخواست کرنے کے علاوہ اپنے ذاتی امور میں آپ سے مشورہ کے طالب ہوا کرتے تھے۔ آپ سب کے لئے ہی دعائیں کرتیں اور انہیں بیش قیمت نصائح سے نوازتی تھیں۔ آپ تقدس مآب عظیم خاتون تھیں۔ آپ کی زندگی ایک مثالی زندگی ہونے کے باعث سب کے لئے قابل تقلید اسوہ کا درجہ رکھتی تھی۔ سب ہی کے دل میں آپ کے لئے محبت و احترام کے عمیق جذبات موجزن تھے۔ آپ کے گوناگوں اوصاف حمیدہ اور اخلاق عالیہ میں سے ایک خاص وصف یہ بھی تھا کہ آپ ایک بہت بلند پایہ عظیم شاعرہ تھیں۔ آپ نے بہت ہی خوبصورت پُر تاثیر اور دائمی افادیت کی حامل بلند پایہ دینی نظمیں کہیں۔ آپ کا یہ منظوم کلام اسلام کے ساتھ آپ کی محبت و شیفتگی اور اسلامی تعلیم کے بارہ میں آپ کی خداداد بصیرت کا آئینہ دار ہے۔ آپ کی وفات جماعت کو ایک عظیم بزرگ اور برگزیدہ ہستی کے علاوہ ایک عظیم ادیبہ سے بھی محروم کرنے کا موجب ہوئی ہے۔

ہم غم والم سے بھرے ہوئے قلوب کے ساتھ حضرت سیدہ مرحومہؓ کی وفات پر اپنے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ، حضور کی حرم حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا، حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ بو زینب بیگم صاحبہ، محترم نواب محمد احمد خان صاحب اور محترم نواب مسعود احمد خان صاحب اور ان کی ہمشیرگان نیز خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خاندان حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جملہ دیگر افراد کے ساتھ قلبی تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اعلیٰ علیین میں خاص الخاص مقام قرب عطا فرمائے اور آپ کی روح پاک پر اپنی غیر معمولی رحمتوں، برکتوں اور فضلوں کی بارش نازل فرماتا رہے۔ آمین۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

(ہم ہیں غمزدہ اراکین احمدیہ مسلم مشن زمبیا)

وعدہ کنندگان سرائے خدمت جلد تر ادائیگی کی طرف توجہ فرماویں

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

چندہ وقف جدید کے وعدہ جات کے حصول اور وصولی کا "عشرہ"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"وقف جدید کے کام چلانے کے لئے روپیہ کی بھی ضرورت ہے جماعتیں اس کے بجٹ کو پورا کرنے کی کوشش کریں"

(خطبہ جمعہ ۷ر جنوری ۱۹۷۷ء)

سال رواں کا نصف اوّل گذرنے والا ہے اور وقف جدید کے چندوں کی وصولی میں بعض ناگزیر حالات کی وجہ سے خاصی کمی واقع ہو گئی ہے۔ دوسری طرف اخراجات پہلے سے بہت بڑھ گئے ہیں۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے غیر معمولی جدوجہد اور کمال اخلاص سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔ ابھی تک بعض جماعتوں کی طرف سے وعدہ جات بھی موصول نہیں ہوئے اس طرف بھی خصوصی توجہ درکار ہے۔

لہٰذا ضلعوں کے امراء صاحبان، مقامی امراء صاحبان، عہدیداران جماعت مجلس انصار اللہ کے عہدیداران، مجلس خدام الاحمدیہ کے عہدیداران اور لجنات کے عہدیداران سے گذارش ہے کہ براہ مہربانی یکم جولائی جمعۃ المبارک سے ۱۰ جولائی اتوار تک وقف جدید کے چندوں کی وصولی اور وعدہ جات کے حصول کا عشرہ منائیں۔

اس عشرہ میں تمام افراد جماعت سے وفود کی صورت میں مل کر ان پر وقف جدید کی اہمیت واضح کی جائے اور ان سے زیادہ سے زیادہ رقوم بطور چندہ وقف جدید وصول کی جائیں جنہوں نے تاحال وعدے نہیں کئے ان سے وعدے لئے جائیں۔ صاحب حیثیت بھائیوں اور بہنوں کو وقف جدید کے معاونین خصوصی میں شامل ہونے کی تحریک کی جائے اور بچوں کو وقف جدید کے "ننھے معاونین خصوصی" میں شامل کیا جائے۔ اس تمام جدوجہد کی رپورٹ دفتر ہذا کو ارسال کی جائے اور جمع شدہ رقوم بلا تاخیر مرکز سلسلہ میں بھجوائی جائیں۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقف جدید۔ ربوہ)

لجنات اماء اللہ کے لئے ایک ضروری اعلان

تمام لجنات خواہ شہری ہوں یا دیہاتی جلد سے جلد یہ رپورٹ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کو ارسال کریں کہ مئی ۱۹۷۶ء سے اپریل ۱۹۷۷ء تک ان کی لجنات میں کس کس بہن نے قرآن مجید باترجمہ یا ناظرہ بچوں یا مستورات کو پڑھایا ہے۔ عموماً لجنات پڑھانے والی ممبرات کی صرف تعداد لکھ دیتی ہیں اس عرصہ میں جنہوں نے پڑھایا ان کے نام مع ولدیت یا زوجیت لکھیں (ربوہ کی لجنات حلقہ کی بھی صراحت کریں) اور یہ کہ کتنے بچوں یا عورتوں کو قرآن کریم ناظرہ یا باترجمہ پڑھایا ہر لجنہ کی صدر یہ فہرست تیار کر کے بہت جلد مرکزی دفتر لجنہ کو ارسال کر دیں اور آئندہ بھی اپنی سالانہ رپورٹوں میں رپورٹ تعلیم القرآن کے تحت پڑھانے والیوں کے نام ضرور درج کیا کریں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

فضل عمر تعلیم القرآن کلاس کی طالبات کیلئے ضروری اطلاع

فضل عمر تعلیم القرآن کلاس میں شامل ہونے والی طالبات کے لئے امسال رہائش کی دقت ہے زیر تعمیر مہمان خانہ ابھی مکمل نہیں ہوا اس لئے آنے والی طالبات کی رہائش کا انتظام ان کے رشتہ داروں کو اپنے اپنے ہاں کرلینا چاہیئے۔ البتہ جس کا کوئی عزیز ربوہ میں نہ ہو اس کی رہائش کا انتظام انتہائی مجبوری کی وجہ سے دفتر لجنہ میں کیا جائے گا انشاء اللہ

لجنات فوری طور پر اطلاع دیں کہ کتنی بچیاں آرہی ہیں اور ان کے ٹھہرنے کا مکمل پتہ کیا ہے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اخبار احمدیہ (بقیہ صفحہ اوّل)

قرآن کو دنیا میں پھیلائے بغیر اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کے عظیم مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ آخر میں آپ نے فضل عمر درس القرآن کلاس (جو ۲۷ر جون سے شروع ہو رہی ہے) میں شامل ہونے اور علی الخصوص اپنے بچوں کو اس میں شامل کرنے کی پُرزور تحریک فرمائی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴